48955 - عورت نے عمرہ کا احرام مکہ سے باندھ لیا لھذا اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

سوال

میں مکہ کی رہائشی ہوں اور عمرہ کرنی چاہتی تھی لیکن اپنے بھائی کے اس اصرار پر میقات نہیں گئی کیونکہ اس کا اصرار تھا کہ میقات پر جانا لازمی نہیں ، لیکن مجھے علم ہے کہ میقات واجب ہے ، توکیا حکم ہوگا ؟ اور اگر مجھ پر دم لازم آتا ہے اور میں اسے سعودی عرب سے باہر بھیجنا چاہوں توکیا ایسا کرنا جائز ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جومکہ میں ہو اور عمرہ کرنا چاہے تو اس کے لیے حرم کی حدود سے باہر جانا واجب ہے تا کہ وہ عمرے کا احرام باندھ سکے ، اور مکہ سے عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں ، اور اگر وہ ایسا کرتا ہے توجمہور علماء کرام کے ہاں اس پر دم لازم آئے گا ، یعنی مکہ میں ایک بکری ذبح کرکے حرم کے مساکین میں تقسیم کیا جائے گا ۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے وہ کہتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ۔ ۔ ۔ ۔ وہ حدیث ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں :

جب ہم نے حج مکمل کرلیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم بھیجا تو میں نے عمرہ کیا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1556) صحیح مسلم حدیث نمبر (1211) ۔

اور ایک حدیث میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے عمرہ کیا ہے اور میں نے عمرہ نہیں کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اے عبدالرحمن اپنی بہن کو تنعیم لے جاؤ تو اس نے انہیں اونٹنی پر سوار اپنے پیچھے سوار کیا تو عائشہ رضی اللہ تعالی نے

عمرہ کیا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر(1215) صحیح مسلم حدیث نمبر(1211)۔

اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے
کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن
رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا :

(اپنی بہن کو حرم سے باہر لے تاکہ وہ
عمرہ کا احرام باندھ لے)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں
:

(اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ تاکہ
وہ عمرہ کا احرام باندھ لے) اس میں علماء کرام کے اس قول کی دلیل ہے کہ جو مکہ میں
ہو اور عمرہ کرنا چاہے تو اس کا میقات قریب ترین حل ہے ، اور اس کے لیے حرم کی حدود میں
سے احرام باندھنا جائز نہیں ۔۔۔۔

علماء کرام کا کہنا ہے : حل میں
نکلنا اس لیے واجب ہے تاکہ وہ اپنے نسک اور عبادت میں حل وحرم کو جمع کرلے ، جس طرح
ایک ایک حاجی ان دونوں کے مابین جمع کرتا ہے کیونکہ وہ میدان عرفات میں وقوف کرتا
ہے جوکہ حل (یعنی حدود حرم سے باہر) میں ہے پھر وہ مکہ میں طواف وغیرہ کے لیے داخل
ہوتا ہے ، یہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب کی تفصیل ہے ۔

اور جمہور علماء کرام نے بھی ایسا ہی
کہا ہے کہ عمرہ کے احرام کے لیے قریب ترین حل کی جانب نکلنا واجب ہے ، اور اگر اس نے
حرم کی حدود سے ہی عمرے کا احرام باندھ لے اور حرم کی حدود سے باہر نہ جائے تو اس پر دم
لازم آتا ہے ، اور عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں اس پر کچھ لازم نہیں ، اور امام مالک رحمہ
اللہ تعالی کہتے ہیں اس کا احرام حل نکلے بغیر ہوتا ہی نہیں ۔

اور قاضی عیاض اور امام مالک رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہیں : خاص کر عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھنا ضروری ہے ، وہ کہتے ہیں کہ
یہ مکہ سے عمرہ کرنے والوں کا میقات ہے ، اور یہ قول شاذ اور مردود ہے ، اور جمہور علماء

کرام اس پر ہیں کہ حل کی ساری جانبیں برابر ہیں اور تنعیم کے ساتھ ہی خاص نہیں ۔ واللہ تعالی اعلم ۔ اھ

اور جو مکہ میں ہو اور حج کا احرام باندھنا
چاہے تو وہ مکہ میں اپنی جگہ سے ہی احرام باندھے اسے حل کی طرف نکلنا لازم نہیں
اور اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان
کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے
لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن منازل ، اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا
اور فرمایا :

(یہ میقات والوں کے لیے اور ان کے
لیے بھی ہیں جو ان کے علاوہ حج اور عمرہ کے لیے ان سے گزریں ان کے لیے بھی میقات ہے ،
اور جو لوگ ان کے اندر رہتے ہیں وہ جہاں سے باندھے حتی کہ مکہ کے رہائشی مکہ سے ہی
احرام باندھیں گے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1524) صحیح مسلم حدیث نمبر (1181) ۔

حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(حتی کہ اہل مکہ مکہ سے) یعنی انہیں
اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ احرام کے لیے میقات کی طرف نکلیں بلکہ وہ مکہ سے ہی
احرام باندھیں اور یہ حاجی کے ساتھ خاص ہے لیکن عمرہ کرنے والے کے لیے واجب ہے کہ وہ
قریب ترین حل کی طرف نکلے ، محب طبری کہتے ہیں : مجھے یہ علم نہیں کہ کسی نے عمرہ
کے لیے مکہ کو میقات مقرر کیا ہو ۔ اھ

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی
مناسک الحج والعمرۃ میں میقات کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں :

تو ان میقات سے مکہ کے قریب رہنے
والوں کے لیے میقات اس کی رہائشی جگہ ہی ہے وہ وہیں سے احرام باندھے گا ، حتی کہ
اہل مکہ بھی مکہ سے ہی احرام باندھے گے لیکن عمرہ کا نہیں لھذا جو حرم کی حدود میں
رہتا ہے وہ قریب ترین حل سے احرام باندھے گا ۔ اھ

پھر اوپر بیان کی گئی عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا والی حدیث ذکر کی جس میں وہ اپنے بھائی عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم گئی
تھیں۔

دیکھیں : مناسک الحج والعمرہ صفحہ
نمبر (27)۔

دوم :

مکہ میں بکری ذبح کر کے اس کا گوشت
حرم کے مساکین میں تقسیم کرنا واجب ہے اور مکہ سے باہر تقسیم کرنا جائز نہیں کیونکہ
اللہ سبحانہ وتعالی نے احرام کی حالت میں شکار کرنے کے فدیہ کے بارہ میں فرمایا ہے :

**{اے ایمان والو! جب تم احرام کی
حالت میں ہو شکار کو قتل نہ کرو اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر کرے گا تو اس
پر فدیہ واجب ہو گا جو کہ اس جانور کے مساوی ہو جس کو اس نے قتل کیا ہے. جس کا فیصلہ تم
میں سے دو معتبر شخص کر دیں خواہ وہ فدیہ خاص چوپایوں میں سے ہو جو نیاز کے طور پر کعبہ
تک پہنچایا جائے}** المآئدۃ (95)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا
فرمان ہے :

**{پھر ان کے حلال ہونے کی جگہ خانہ
کعبہ ہے}**۔

لجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی)
سے کچھ ایسے لوگوں کے بارہ میں جنہوں نے مکہ کے ایک محلہ کدی سے ہی عمرہ کا احرام
باندھا اور تنعیم نہیں گئے سوال کیا گیا؟

تو لجنۃ الدائمۃ کا جواب تھا :

کدی سے عمرہ کا احرام باندھنے والوں
نے غلطی کی کیونکہ کدی حل میں داخل نہیں بلکہ حرم میں ہے اور یہ تنعیم اور نہ ہی
جعرانہ کی طرح ہے، کیونکہ تنعیم اور جعرانہ دونوں ہی حل میں ہیں، اور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کیا ہے لیکن تنعیم سے عمرہ نہیں کیا، بلکہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی بہن عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو تنعیم لے جائے تاکہ وہ عمرے کا احرام باندھ لیں، کیونکہ حرم کے سب سے نزدیک تنعیم ہے ۔

اور اگر حرم کی حدود کے اندر سے عمرہ کا احرام شرعی طور پر جائز ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو حکم دیتے کہ وہ اپنی جگہ ابطح سے ہی احرام باندھ لیں اور ان کے بھائی کو انہیں تنعیم لے جانے کا نہ کہتے کیونکہ اس میں بغیر کسی وجہ کے ہی مشقت تھی اور وہ مسافر بھی تھے ۔

اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو معاملوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے آسان کو اختیار کرتے تھے اگر وہ گناہ نہ ہوتا، اور کدی کو تنعیم اور جعرانہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں، کیونکہ میقات سے احرام باندھنا ایک تعبدی عمل ہے اور ان کا عمرہ صحیح ہے، اور حرم میں سے احرام باندھنے کی بنا پر ہر ایک کے ذمہ ایک بکری ذبح کرنا ہوگی ۔ اھ

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی فتاوی ارکان اسلام میں کہتے ہیں :

لھذا جو بھی حج یا عمرہ کرنا چاہے تو جب وہ میقات سے گزرے تو وہاں سے احرام باندھے اور اسے تجاوز نہ کرے، اگر اس نے میقات بغیر احرام تجاوز کر لیا تو اس پر واجب ہے کہ وہ میقات پر واپس آکر احرام باندھے، اور جب وہ واپس آکر میقات سے احرام باندھ لے تو اس پر دم نہیں، اور اگر وہ اپنی ہی جگہ سے احرام باندھ لے اور میقات پر واپس نہ جائے تو اہل علم کے ہاں اس کے ذمہ فدیہ ہوگا جو مکہ میں ذبح کر کے مکہ کے فقراء میں تقسیم کرے گا ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی ارکان اسلام صفحہ نمبر (515)۔

واللہ اعلم .